147198 - جمعہ كے روز عقد نكاح كرنا

سوال

ميں ان شاء اللہ بہت جلد اپنى منگيتر سے عقد نكاح كرنے والا ہوں، عقد نكاح كے ليے ميں نے جمعہ كا دن اختياركيا ہے، پھر مجھے علم ہوا كہ كچھ اہل علم جمعہ كے روز نكاح كو مستحب كہتے ہيں اور كچھ اسے بدعت قرار ديتے ہيں، آپ مجھے كيا نصيحت كرتے ہيں، كيا جمعہ كے دن ہى نكاح ركھوں يا كہ بدعت سے بچتے ہوئے كسى كوئى اور دن مقرر كر لوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عقد نكاح كے ليے كوئى دن متعين نہيں كيا گيا، بلكہ جس دن بھى آدمى نكاح كرنا چاہے كر سكتا ہے، چاہے جمعہ كا دن ہو يا كوئى اور دن، جب ايك آدمى نے اپنى ضرورت يا كسى اور سبب كى بنا پر جمعہ كا دن عقد نكاح كے ليے مقرر كيا ہے تو فى ذاتہ اس ميں كوئى بدعت نہيں.

آپ كے سوال سے يہى ظاہر ہوتا ہے كہ آپ نے اپنے نكاح كے ليے جمعہ كا دن مقرر كيا اور پھر اس كے بارہ ميں اختلاف سنا تو اس بنا پر آپ كے ليے اسے تبديل كرنا ضرورى نہيں اور ان شاء اللہ يہ بدعت بھى نہيں ہے.

رہا يہ كہ عمدا جمعہ كے روز نكاح كرنا اور اسے مستحب سمجھنے كے بارہ ميں مذاہب اربعہ كے فقھاء كرام نے اسے مستحب بيان كيا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جمعہ كے روز نكاح كرنا مستحب ہے "انتہى

ديكھيں: المغنى (7 / 64).

اور نفراوى مالكى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جمعہ كے روز منگنى اور عقد نكاح كرنا مستحب ہے " انتہى

ديكھيں: الفواكہ الدوانى (2 / 11).

مزید آپ شیخ زکریا انصاری شافعی کی اسنی المطالب (3 / 108) اور ابن الھمام حنفی کی فتح القدیر (3 / 189) کا مطالعہ کریں.

فقھاء کرام نے سلف رحمہم اللہ کے عمل سے اس پر استدلال کیا ہے جن میں ضمرۃ بن حبیب اور راشد بن سعد اور حبیب بن عتبۃ رحمہم اللہ شامل ہیں، اور اس لیے بھی کہ جمعہ کا دن مبارک ہے اس لیے جب مبارک دن شادی ہو تو امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی شادی میں برکت عطا فرمائے، اور اس لیے بھی کہ یہ دن شرف و مقام والا اور عید کہلاتا ہے.

یہاں ہمیں فقھاء کرام کی عبارت " مستحب ہے " کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ انہوں نے مستحب کے لفظ بولے ہیں نا کہ مسنون کے، کیونکہ فقھاء کو علم تھا کہ جمعہ کے دن عقد نکاح پر ابھارنا اور اس کی ترغیب دلانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں.

بلکہ یہ تو بعض سلف اور متقدمین فقھاء سے وارد ہے جو کہ ان کا اجتھاد ہے کہ جمعہ کے دن جمعہ کی برکت کی بنا پر نکاح میں برکت حاصل کرنے کے لیے اس دن نکاح کیا جائے کہ ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی دعاء قبول فرمائے، کیونکہ جمعہ کےدن ایك وقت ایسا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے.

اکثر طور پر فقھاء کرام مستحب کا لفظ وہاں بولتے ہیں خاص کر جس کے لیے کوئی دلیل نہ ملتی ہو، اس لیے فقھاء کے ہاں مستحب سنت سے زیادہ وسیع ہے، کیونکہ سنت کے لیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع صحیح حدیث کا ثبوت ہونا ضروری ہے.

اس لیے بعض اہل علم نے متنبہ کیا ہے کہ اس مستحب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ سنت نہ سمجھا جائے، بلکہ اس کے مستحب ہونےمیں بھی اختلاف ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کے متعلق مجھے علم نہیں کہ یہ سنت ہے، فقھاء نے اس کی علت بیان کي ہے کہ جمعہ کے دن آخری حصہ میں دعا کی قبولیت کا وقت ہے، اس لیے امید کی جاتی ہے کہ شادی کے وقت یہ دعا ہو اور اس سے برکت حاصل کی جا سکے کہ اسے مبارکباد میں " بارك اللہ لك و علیك " کہا جائے.

لیکن یہاں یہ کہا جائیگا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ آپ اس کے لیے یہ وقت تلاش کرتے ؟

جب یہ ثابت ہو جائے تو مستحب کا قول ظاہر ہے، لیکن اگر ثابت نہ ہو تو پھر اسے طریقہ نہیں بنانا چاہیے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی وقت شادی کیا کرتے اور اس میں ثابت نہیں کہ آپ نے کوئی معین وقت

اختیار کیا ہو.

ہاں یہ ہے کہ اگر خود بخود نکاح اس وقت میں ہو جائے تو ہم کہیں گے ان شاء یہ وقت اچھا ہے کہ اس موقع اور مناسبت میں نکاح ہوا کہ نکاح کے لیے قبولیت کا وقت ملا لیکن اگر عمدا اور قصدا یہ وقت تلاش کر کے نکاح کیا جائے تو اس کے لیے کوئی دلیل چاہیے.

لہذا صحیح یہی ہے کہ جب بھی عقد نکاح کا وقت میسر ہو یا جگہ میسر ہو چاہے مسجد ہو یا گھر یا بازار یا ہوائی جہاز وغیرہ اور اسی طرح کسی بھی وقت نکاح کیا جا سکتا ہے انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 33).

خلاصہ:

جب آپ نے پہلے سے ہی جمعہ کا دن نکاح کے لیے مقرر کر رکھا ہے تو پھر اس تعیین میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کے لیے اسے تبدیل کرنا لازم نہیں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی آپ کو اس دن کی فضیلت اور برکت نصیب کر دے.

واللہ اعلم .